Tajweed-ul-Qur'an
تجوید القرآن
Mukassafa-B (Level-IV)
مکشفه-ب (الجز-۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجوید القرآن

بروائت حفصؒ

مکثفہ ۔ب (الجز ۔۴)

Tajweed-ul-Qur'an

Mukassafa-B (Level-IV)

Riwaet-e-Hafs

Prepared & Presented by:

Mr. Waseem Akhtar Bilal Qasmi

پیشکش:

جناب وسیم اختر بلال قاسمی

وقف

وقف [ٹھہرنا]

- وقف لفظی: معنی دار لفظوںپر ٹھہرنا۔ جیسے: الحمدللہ
- وقف حرفی: کسی حرف پر ٹھہرنا، جسکے ۱۱ طریقے ہیں۔

وقف باالسکون محض، سکون میت، عارض، معری، حی، ملغی
وقف بالروم
وقف بالاشمام
وقف بالابدال
وقف بالحذف

وقف لفظی کے تین طریقے ہیں۔

۱۔ وقف: پڑھتے پڑھتے دو حرکت کی مقدار رک جانا اور سانس توڑ دینا۔

جیسے: رب العالمین پر رک جانا۔

۲۔ قطع: پڑھتے پڑھتے رک جانا سانس توڑ دینا اور مجلس [Situation] بدل دینا۔

جیسے: ولاالضالین پڑھکر اٹھ جانا۔

۳۔ سکتہ: پڑھتے پڑھتے اچانک رک جانا اس طرح کہ سانس بھی نہ ٹوٹے۔

جیسے: کلا بل ؔسؔ ران

وقف لفظی کی چار قسمیں ہیں

وقف	تشریح
۱۔ وقف اختیاری	کسی آیت پر یا کسی جملہ پر با ارادہ رکنا
۲۔ وقف اجباری	کسی مجبوری کے تحت کہیں بھی رکنا
۳۔ وقف اضطراری	اچانک رک جانا جیسے کھانسی آجائے
۴۔ وقف اختباری	امتحان کے لیے کسی جملے پر رک جانا

۱۔ وقف اختیاری کی دو قسمیں ہیں

۱۔ وقف جائز: جہاں رکنے پر معنی صحیح ہوں۔

اسکی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ وقف تام ۲۔ وقف کافی ۳۔ وقف حسن

۲۔ وقف حرام: اسکی بے شمار قسمیں ہیں۔

جیسے: وقف قبیح یا وقف اقبح وغیرا

وقف اختیاری کی پہلی قسم
ا۔ وقف تام

- کسی جملہ پر ایسی جگہ ٹہرنا کہ {اسکا مفہوم خیالات واقعات اور انکا تسلسل تو بر قرار رہے ۔مگر} اسکے معنی مکمل ہو گئے ہوں جسکا لفظاً {یعنی گرامر کے اعتبار سے} اور معناً اگلے جملہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔
- اسکے {گرامر کے اعتبار سے} چند معروف طریقے ہیں۔

تشریح	مثال	نام
آیت عذاب کے بعد آیت رحمت	وبشر الذین آمنوا	آغاز موضوع
ایک واقعہ کے بعد دوسرے کا آغاز	واذکر فی الکتاب موسی	آغاز واقعہ
گویا اپنے موضوع پر سوالیہ انداز	الم تعلم ان اللہ یعلم	سوالیہ لفظ سے آغاز
موضوع پر صداکارانہ انداز	یا بنی اسرائیل	آغاز ندا
کسی نفی والے حرف سے تردید کرنا	لیس البران تولوا	آغاز نفی موضوع
کسی بات کی ممانعت کرنا	لایغرنک تقلب الذین کفروا	آغاز منہی موضوع
کسی موضوع کو مستثنی کردیا جائے	الا الذین تابواواصلحوا	آغاز استثناء

۲۔ وقف بیان تام

- کسی ایسے جملہ پر ٹھہرنا اسکے معنی مکمل ہوگئے ہوں اور لفظاً معنا گذشتہ جملہ سے کوئی تعلق بھی نہ ہو۔مگراس جگہ وقف کئے بغیر معنی صحیح سمجھ میں نہ آئیں۔ یا [اگر وقف نہ کیا جائے تو] معنی میں فساد آجائے یا معنی برعکس ہو جائیں۔

وقف بیان تام کی چند مثالیں

- ہر زبان میں دو جملوں کو ملانے کے لئے ایسے چند الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلا: الذی، التی، الذین، حینما [THAT , WHICH]ایسی جگہ پر اگر وقف نہ کیا جائے تو معنی میں توہم [CONFUSION]ہو جاتا ہے۔ جیسے: واللہ لایھدی القوم الظالمین پر وقف نہ کرکے ایک سانس میں الذین آمنوا وھاجروا پڑھدیا جائے تو مطلب یہ ہو جائے گا اللہ جن ظالموں کو نہیں پسند کرتا وہ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی۔ حالانکہ یہاں ہجرت کرنے والوں کی تعریف اورظالموں کی مذمت ہے۔

اسکی اردو میں مثال ہے کہ، روکو مت، جانے دو۔ روکو، مت جانے دو۔

۳۔ وقف کافی

- ایسے جملہ پر ٹھہرنا کہ بات تو مکمل ہوگئی ہو مگر اگلے جملہ سے معناً تعلق ہو۔ لفظاً [گرامر کے اعتبار سے]کوئی تعلق نہ ہو۔ یہاں وقف کرنا بہتر ہے ۔اسکی علامت عام طور پر 'ج' ہوتی ہے۔ یا 'ط' کبھی کبھی 'ز' یا کبھی آیت ہی علامت ہوتی ہے ۔

وقف کافی کی چند علامتیں

- بل۔ س۔ حروف استفہام ۔ مبتدا
- مثلا : وقالوا قلوبنا غلف۔۔۔بل ۔۔۔۔ لعنہم اللہ
- مثلا : اشہدوا خلقہم ۔ ۔ ۔ س ۔ ۔ تکتب شہادتہم و یسئلون
- مثلا : ہم فیہا خالدون ۔۔۔الم تر۔۔۔الی الذی حاج ابراہِم
- مثلا : فی طغیانہم یعمہون۔۔۔ اولائک ۔۔۔الذی اشتروا الضللۃ

۴۔ وقف بیان کافی

- معنی و مقصود کی وضاحت کے لئے ٹھہرنا۔ یہ وقف کافی کا ضمیمہ ہے۔ بلکہ وقف کافی کی تاکید کے لئے ہے۔ اس کا رمز [نشان] 'قلے' یا کبھی کبھی 'م' کا نشان بھی ہوتا ہے۔

وقف کافی کی چند مثالیں

- قالوا ان اللّٰہ ثالث ثلاثه۔۔وما من اله الا اله واحد ۔اگر ثلثه پر وقف نہ کیا جائے تو تشکیک یہ ہو جائے گی کے عیسائی تین خدائوں کو بھی مانتے ہیں اور ساتھ ہی ایک خدا کا بھی حوالہ دے رہے ہیں ۔
- وماھم بمومنین کے ساتھ یخادعون بھی پڑھدیا جائے تو شبہ پیدا ہوجائے گا کہ مومنین دھوکہ دیتے ہیں ۔ اس لئے مومنین پر وقف کرنا ضروری ہے ۔

۵۔ وقف حسن

- وقف کرنے پر معنی تو صحیح ہوں مگر لفظاً اور معناً دوسرے جملہ سے تعلق برقرار رہے ۔

- اگر ایسا وقف آیت پر ہے تو ابتدا اگلی آیت سے کریں گے ورنہ گذشتہ جملہ کے مناسب لفظ سے دہرائیں گے۔ [اس میں زبر دست اختلاف ہے]

- نوٹ: عام طورپر برصغیر کے افراد بغیر سوچے سمجھے پچھلے لفظ سے ملا کر پڑھ لیتے ہیں جو غیر مناسب ہے۔

وقف حسن کی چند مثالیں

- الحمد للہ، پر وقف کیا جائے رب العلمین سے آغاز کیا جائے یا نہیں اس میں کافی اختلاف ہے۔
- یا آیت پر وقف ۔
جیسے: ھدی للمتقین پر وقف کرکے الذین یومنون بالغیب سے آغاز کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ وقف حرام

۲۔ا۔ وقف قبیح

- ایسے لفظ پر وقف کرنا جس میں معنی پورے نہ ہوئے ہوں یا بات پوری نہ ہوئی ہو بلکہ لفظاً اور معناً پہلے لفظ سے اتناگہرا تعلق ہو کہ وقف کرنے پر معنی میں فساد پیداہوجائے یا معنی بے مقصود ہوجائیں یا بے فائدہ ہوجائیں۔ا سی لئے ایسی جگہ وقف کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اچانک سانس رک جائے یا کھانسی آجائے۔

وقف قبیح کی مثالیں

- اسکے تقریباً بائیس (۲۲) قائدے [گرامر کے فارمولے] ہیں۔
- اسکی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ صرف الحمد پر رک جانا۔ [مبتدا پر وقف]
۲۔ صرف بسم پر وقف {مضاف پر وقف}
۳۔ قال اللہ میں صرف قال پر وقف [فعل پر وقف]
۴۔ اھدنا پر وقف [فعل امر پر وقف بغیر مفعول کے]

ابتدا
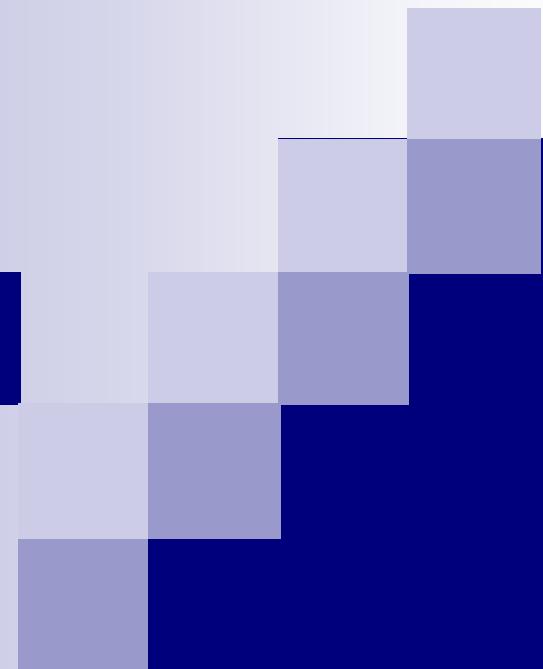
ابتدا

- وقف یا قطع کے بعد آغاز کرنا۔
- ابتدا کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ابتدا جائز

۲۔ ابتدا قبیح

۱۔ ابتدا جائز

- ابتدا جائز یہ ہے کہ کسی مستقل کلام سے بالارادہ اس انداز میں آغاز کیا جائے کہ معنیٰ مقصود میں کوئی خلل نہ آئے [یہ صرف وقف اختیاری میں ہو سکتا ہے]

۲۔ ابتدا قبیح

- کسی غیر مستقل جملہ سے اس طرح آغاز کرنا کہ کوئی معنوی یا لفظی تعلق نہ ہو۔
- یا اسکی وجہ سے معنی مقصود باقی نہ رہیں۔
- یا اسکے معنی میں فساد آجائے۔

مضمون کے لوازمات

- واقعہ یا کہانی
- موضوع
- تمہید
- مقدمہ
- خلاصہ
- پیراگراف
- بقیہ چھوٹے چھوٹے وقفات

مثلاً: ہائفن ۔ سٹاپ ۔ فل سٹاپ ۔کومہ ۔ ڈیش ۔ بریکٹ ۔ سوالیہ نشان

واقعہ یا قصہ

- جیسے : بنی اسرائیل کا واقعہ ۔ تقریباً چالیس آیتوں پر منحصر ہے ۔

یابنی اسرائیل اذکروا نعمت التی انعمت علیکم

موضوع

- بنی اسرائیل کی نا فرمانیاں اور اطاعت سے سرکشی ۔

تفہیم

- اللہ کی اطاعت اور رسول کی فرمانبرداری کی تلقین ۔

مقدمہ اور خلاصہ

- مقدمہ اور خلاصہ کی لفظی اور معنوی مناسبت جیسے پہلے رکوع میں یابنی اسرائیل سے آغاز اور آخری رکوع میں بھی اسی لفظ سے آغاز ۔عام طور پر خلاصہ میں تفہیم کی روح ہوتی ہے ۔ جیسے ان آیات میں وحدانیت کی دعوت۔

پیراگراف

- گویا مضمون نہ ختم ہوا ہو مگر ایک پہلو یا ایک حصہ کا اختتام ہوا ہو ۔
- کبھی کبھی آیت پر بھی پیراگراف کا اطلاق ہوتا ہے ۔

جیسے : مالک یوم الدین کے بعد ایاک نعبد

چھوٹے چھوٹے وقفات

- یہی 'مکتفہ ب' کا موضوع ہے جس پر تمام اسباق ہیں۔

جس میں خاصکر وقف کافی ۔ وقف حسن ۔ وقف تام

سكتة
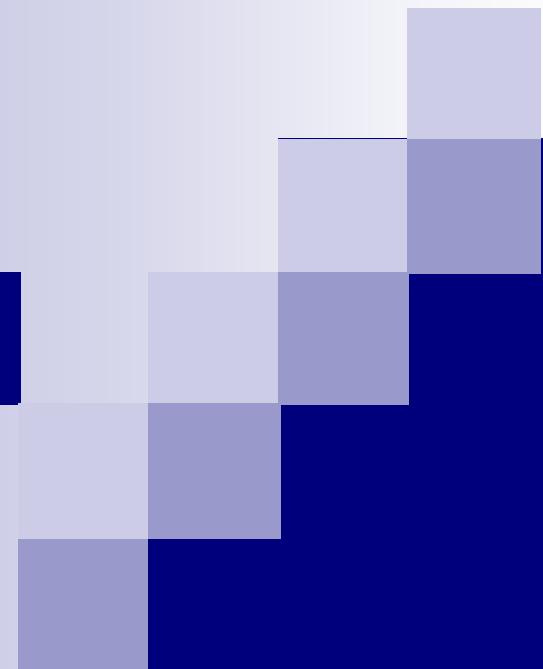
سکتہ

- سکتہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ سکتہ اجباری ۲۔ سکتہ اختیاری

۱۔ سکتہ اجباری چار ہیں۔

۱۔کلا بل ،ران ۲۔ من مرقدنا،هذا ۳۔ عوجا ،قیما ۴۔وقیل من ،راق

۲۔ سکتہ اختیاری دو ہیں۔

۱۔مالیه ،هلکه [المعارج] ۲۔ سورہ انفال اور سورہ توبہ کے درمیان۔
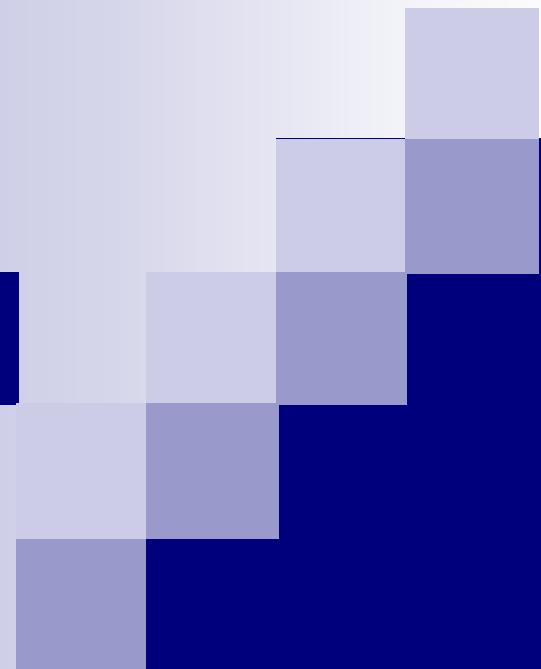
قطع

- بالارادہ رک کر کسی دوسری کیفیت پر منتقل ہو جانا ۔
- عام طور پر کسی سورہ کے آخر میں یا ایسی آیات پر رکنا جہاں موضوع کی تکمیل ہو رہی ہو۔ کبھی کبھی آیت یا آیت کے درمیان بھی رکا جاسکتا ہے مگر کم ازکم مفہوم مکمل ہو رہا ہو ۔ ایسے رکنے کو ' قطع حسن' کہا جاتا ہے ورنہ ' قطع قبیح' یا اسکی کوئی قسم ہو جاتی ہے ۔

جیسے : لا تقربوا الصلوہ پر رکنا ۔

لحن
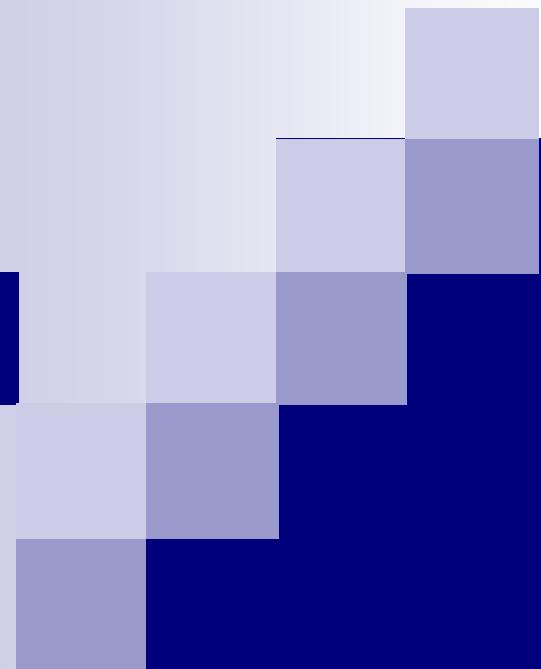
لحن

- لحن [صحیح سے ہٹ جانا]
- جس انداز سے پڑھنا مروی ہے اسکے خلاف پڑھنا۔
- اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ لحن جلی [بڑی غلطی]　　　۲۔ لحن خفی [چھوٹی غلطی]

۱۔ لحن جلی

- ایسی غلطی جس سے معروف قرائت،اور کلمہ کی بنیادی ساخت میں خلل پیدا ہو جائے۔ معنی بدلیں یا نہ بدلیں ۔
- اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ لحن بالحرکات [زیر،زبر،پیش کی غلطی]

۲۔ لحن بالحروف [حرفوں کی غلطی]

۳۔ لحن بالکلمات [لفظوں کی غلطی]

۱۔ لحن بالحرکات

- فتح کو کسرہ یا ضمہ سے بدلنا۔ مثلاً: انعمتَ کو انعمتِ یا انعمتُ پڑھنا۔
- کسرہ کو ضمہ یا فتح سے بدلنا۔ مثلاً: ربِ العالمین سے ربَ یا ربُ پڑھنا۔
- ضمہ کو کسرہ یا فتح سے بدلنا۔ مثلاً: الحمدُ سے الحمدِ یا الحمدَ پڑھنا۔
- سکون کی جگہ فتح یا کسرہ یا ضمہ سے بدلنا۔ مثلاً: الفجْرُ سے الفجَرَ پڑھنا۔

نوٹ: سورہ فاتحہ میں لحن جلی سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

۲۔ لحن بالحروف

- لحن بالحروف کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ حرف بدل جائے، ۲۔ حرف زیادہ ہو جائے، ۳۔ حرف کم ہو جائے،

نوٹ: یہ غلطی کلمہ کی بنیاد یعنی 'نص' [ساخت] ہونی چاہیے۔ جیسے: حرف بدلنا۔

- الحمدللہ، میں 'ح' کی جگہ 'ھ' پڑھدینا۔
- الذین میں 'ذ' کی جگہ 'ز' پڑھدینا۔
- ثیبات کے 'ث' کی جگہ 'س' پڑھدینا۔
- ضالین کے 'ض' کی جگہ 'ظ' پڑھدینا۔
- انعمت کی 'ع' کی جگہ 'ء' پڑھدینا۔

۳۔ لحن بالکلمات

- کلمہ کی بنیاد [ساخت] میں حرف زیادہ ہونا یا کم ہونا۔
- کلمہ ہی بدل جانا یا زیادہ یا کم ہوجانا۔
- ساخت میں زیادتی، مثلاً: ولتسئلن کو ولاتسئلن پڑھدینا۔
  [معنی بھی بالکل بدل گئے، منفی کے ہو گئے]
- ساخت میں کمی، مثلاً: واذا یا فاذا کو اذا پڑھدینا۔
- کلمہ بدلنا، مثلاً: رحیم کی جگہ حلیم پڑھدینا۔
- کلمہ کم ہونا، مثلاً: ما فی الارض میں 'ما' کا نہ پڑھنا۔
- کلمہ زیادہ ہونا، مثلاً: رقبة کے آگے مومنه لگادیا جائے۔

۲۔ لحن خفی [چھوٹی غلطی]

- معروف قرائت میں ایسی غلطی جس سے کلمہ کی بنیاد نہ بدلے، معنی چاہے بدلیں یا نہ بدلیں۔
- اسکی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ معرفة الناس [عام لوگ پہچان لیں]

۲۔ معرفة المتبھرین [ماھرین پہچان سکیں]

نوٹ: عام لوگ سے مراد جو تقریباً پوری تجوید جانتے ہوں۔

۱۔معرفة الناس [عوام سمجھ جائے]

- ادغام کی جگہ ادغام نہ کرنا۔ مثلاً: من یعمل کو منُ یعمل پڑھنا ۔
- اظہار نہ کرنا۔ مثلاً: انعمت کے نون کو غنہ کے ساتھ پڑھنا ۔
- اقلاب نہ کرنا۔ مثلاً: من بعد کے نون پر غنہ نہ کرنا ۔
- تفخیم نہ کرنا۔ مثلاً: 'ر' کو یا اللہ کے 'ل' کو باریک پڑھنا۔
- اخفاء حقیقی میں یا اخفاء شفوی میں اخفاء نہ کرنا گویا 'ام به' میں یا 'من دون' میں غنہ نہ کرنا۔

۲۔معرفة المتبهرين [ماھرین سمجھ جائیں]

- تکریر، 'ر' میں تکرار کرنا ۔ مثلا : عررحمن، مدثرر
- مد میں آواز لہرانا۔ مثلا : سمااااء ، انا اااا اعطینا
- غنہ میں تھرتھراہٹ پیدا کرنا ۔
- تطنین ، 'ن' میں گنگناہٹ پیدا کرنا۔
- تقلقل ، زبردستی قلقلہ کرنا یا رونق ختم کرنا۔

۱۔ لحن خفی بالحرکات [زیر زبر پیش کے ذریعہ غلطی]

- قرائت مجہولہ، زیر زبر پیش کو 'ا، ی، و' کی طرف میلان کر کے نہ پڑھنا۔
- اختلاس متواترہ، متواتر حروف میں ترکیز نہ کرنا اور ہر حرکت کو ایک ہی رفتار سے نہ پڑھنا بلکہ اتنی جلدی جلدی پڑھ دینا کہ جس سے اعراب خلط ملط ہو جائیں۔
  [یاد رہے حرف چبا چبا کر پڑھنا بھی ٹھیک نہیں]
- حرکات اکلیہ، کسرہ کے بعد 'ی' جیسے مالک یوم میں 'ک' کا کسرہ اور نعبد وایاک میں 'د' کا ضمہ 'و' اور 'ی' کی وجہ سے ماکول ہو جاتا ہے۔

۲۔ لحن خفی بالحروف [حرفوں کی ادائگی میں غلطی]

- اشباع حرکت، زیر زبر پیش کو تھوڑا بڑھا دینا۔ جیسے تلک کو تلکا یا یھب کو یھبو پڑھدینا۔
- 'ۃ' مدورہ ماکولہ، جیسے: القارعہ سے القارع پڑھدینا۔
- حروف متوالیہ، دو کلموں کے یکساں حروف میں ترکیز نہ کرنا۔

جیسے: کیف فعل، فصل لربک

- ذلقیہ فی البدائیہ، شروع حرف کا پھسل کر بدلجانا۔ جیسے: فاذا کے بدلے واذا یا بما کے بدلے مما ہو جائے۔

لحن ادا [طریقہ ادائگی]

- ایسی غلطی جس میں نہ بنیاد بدلتی ہے نہ معروف قرائت میں غلطی ہوتی ہے مگر طریقہ ادائگی کی وجہ سے معنی تبدیل ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔

یہ ایک طویل باب ہے جسکی بے شمار مثالیں ہیں۔

مثلاً: اعما لکم ذرا سی بے احتیاطی سے اعمی لکم ہوجائے گا۔

نوٹ: لحن کی پہلی قسم حرام ہے ۔ دوسری مکروہ۔

لحن کے [بڑے بڑے] اسباب

- مخارج کا نہ جاننا۔ جیسے: 'ذ'، 'ز'، 'س' کا 'ث' بن جانا۔
- صفات کا نہ جاننا۔ جسکی وجہ سے کبھی قوی حرف ضعیف بن جاتا ہے۔
- اعراب کو گرامر کے اعتبار سے نہ جاننا۔ مثلاً: فاعل کو مفعول یا فعل بنا دینا۔
- تجوید کے احکام یا تطبیق نہ جاننا۔
- عجمیوں کے لئے التباس کا ہونا۔ [یعنی دو کلمہ متماثل ہوں]
- زبان میں خشکی آجانا۔

لحن بالمخارج والصفات ۔ مثالیں

- واو مدیہ کی ادائگی میں غنہ ہو جانا۔ یعلمون کو یعلمنون پڑھنا ۔
- 'ھ' کا 'ا' سے بدل جانا۔القارعه سے القارعا پڑھنا۔
- مفخّم کرنے کی وجہ سے پہلے ہی موٹا کرنا، جیسے: بسطت کو بصطت پڑھنا۔

لحن بالصفات ۔ مثالیں

- س کی صفت ہمس ادا نہ کرنا۔
- ع میں جہر نہ کرنا ۔
- ت کو ط سے بدل دینا۔
- ق کو ک سے بدل دینا۔
- صفت صفیر نہ کرنا یا قلقلہ ٹھیک سے ادا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

آخری حرف پر وقف

آخری حرف پر وقف

- آخری حرف ' صحیح ' یا ' معتل ' ہو گا۔
- صحیح: صحیح کا مطلب ہے کہ آخر میں کوئی حرف علت {ا، و، ی} نہ ہو۔
صحیح پر وقف کرنے کے پانچ طریقہ ہیں۔
- معتل : معتل کا مطلب ہے کہ آخر حرف علت والا حرف ہو ۔
- معتل کے تین طریقہ ہیں۔

ا۔ الف مدیہ :{جسکی چار حالتیں ہیں }

۲۔ واومدیہ : {کی بھی چار حالتیں ہیں }

۳۔ ی مدیہ :{کی پانچ حالتیں ہیں } ان کے ذریعہ تیرہ حالتیں بنتی ہیں۔

- صحیح کے پانچ طریقے ۔

ا۔ سکون محض، ۲۔ روم ، ۳۔ اشمام ، ۴۔ ابدال ، ۵۔ حذف

ا۔ سکون محض نوجگہ ہوگا۔

دوتنوین، زیر، زبر، پیش ،الٹاپیش ،پڑا زبر، تشدید اور خود جزم بجز فتحتین اور گول 'ت' کے۔

۲۔ روم [ایک تہائی پڑھنا] پیش اور زیر میں ہوگا۔

۳۔اشمام صرف پیش میں ہوگا۔

۴۔ ابدال فتحتین کے بدلہ الف اور ایک فتح۔ مثلاً: افواجا

۵۔ حذف تنوین اور گول 'ت' رحمة سے رحمه

آخر حرف 'واو' {معتل} پر وقف

۱۔ وصلاً اور وقفاً تحقیق {وضاحت} سے پڑھنا اگر آگے کوئی ساکن نہ ہو۔
جیسے : اوفوا بالعهد

۲۔ وصلاً اور وقفاً 'و' کو ساقط کر دینا۔ جیسے : يدع الدا

۳۔ وقفاً پڑھا جائے اور وصلاً حذف ہو۔ جیسے : اولوا الارحام

۴۔ وصلاً پڑھا جائے وقفاً ساقط ہو۔ جیسے : ان ماله اخلده

آخر حرف 'الف' {معتل} پر وقف

۱۔ وصلاً اور وقفاً پڑھا جائے گا اگر بعد میں ساکن ہو۔ جیسے: نجا، کلا، هما،

۲۔ وصلاً اور وقفاً نہیں پڑھا جائے گا {کیونکہ یہ محذوف ہے} جیسے: ولم یخش الا اللّٰه

۳۔ وقفاً پڑھا جائے گا وصلاً محذوف ہوگا۔ جیسے: انا، سلسلا، سبیلا، قواریر، لکنا،

۴۔ حالت وقف میں حذف اور وصل میں تنوین، جیسے: لنسفعابالناصیه

آخر حرف 'ی' {معتل} پر وقف

۱۔ وصلاً اور وقفاً پڑھی جائے۔ جیسے: ساوٓی، یعصمنی،

۲۔ وصلاً اور وقفاً پڑھی نہ جائے کیونکہ لکھی ہوئی نہیں ہے۔ جیسے: یعباد {میں 'ی' لکھی نہیں ہے، اسی طرح} اتق اللہ میں 'ی' لکھی ہوئی نہیں ہے۔

۳۔ وقفاً پڑھی جائے وصلاً نہیں۔ جیسے: یوتی الحکمة

۴۔ وقفاً نہ پڑھی جائے وصلاً پڑھی جائے۔ جیسے: کتبه رسله

۵۔ وصلاً پڑھی جائے اور وقفاً دو طریقہ ہیں۔ 'ی' اپنی حالت پر برقرار رہے یا ساقط کردی جائے۔ جیسے: آتانیَ اللہ یا آتانِ
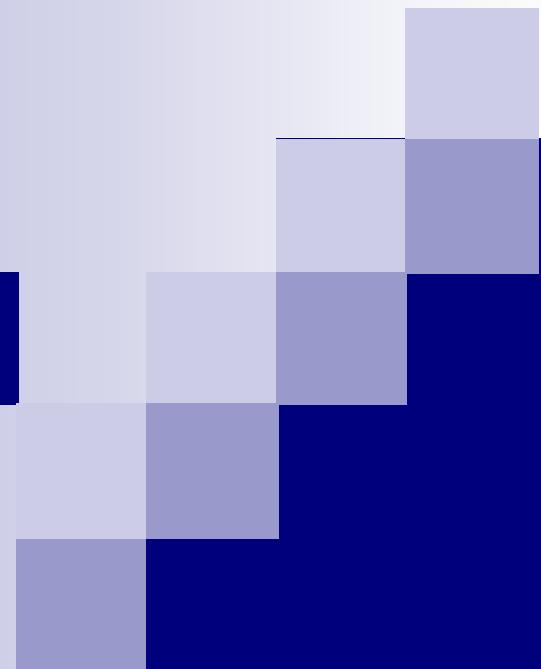
ادغام

ادغام

- ادغام متماثل: مخرج اور صفات بلکہ حرف بھی ایک ہو۔
جیسے: لکم ما، علیکم ما، ربحت تجارتھم
- ادغام متجانس: صفات ایک نہ ہو مگر مخرج ایک ہو۔
جیسے: قد تبین یا اذظلموا
- ادغام متقارب: مخرج اور صفات الگ الگ ہوں مگر قریب قریب ہوں۔ جیسے:
النار، من ولی
- ادغام متباعد: مخرج اور صفات دور دور ہوں۔
جیسے: ع اور ب یا م وغیرہ۔

مثالیں

- ادغام متماثل صغیر بغنہ : من نطفہ، لکم ما
- ادغام متماثل صغیر بغیر غنہ : ربحت تجارتھم، اضرب بعصاک
- ادغام متجانس صغیر بغنہ : ارکب معنا
- ادغام متجانس صغیر کامل بغیر غنہ : اذظلموا، یلہث ذالک
- ادغام متجانس صغیر ناقص بغیر غنہ : احطت، بسطت، فرطتم

- ادغام متقارب ناقص صغیربغیر غنہ : نخلقکم
- ادغام متقارب کامل صغِربغیر غنہ : من لدنہ ، من ربکم
- ادغام متقارب ناقص صغیربغنہ : من واق، من یشاء
- ادغام متقارب کامل صغیربغنہ : من مسد

نوٹ : ادغام کبیر متجانس اورکبیر متقارب روایت حفص میں نہیں ہے مگر ادغام متماثل کبیر کی چند مثالیں [نعما،مکنی،تامنا] بنائی جا سکتی ہیں ۔

کورس میں تشریف لانے کا شکریہ

Thanks for attending the course